نظرات

(محمد اظہر صدیقی)

افسوس ہے کہ ۲۷ مارچ کو حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رح کی اہلیہ محترمہ راقم الحروف کی خالہ اماں ـــــ ہم سب کو داغِ مفارقت دے گئیں اس طرح ایک ہی خاندان کے تین افراد دس ماہ کے اندر اندر اس دنیا سے رخصت ہو کر رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے سب سے پہلے گذشتہ سال ۱۰ مئی کو احقر کی والدہ محترمہ کے سایۂ عاطفت سے ہم محروم ہوئے اس کے ۲ دو دن بعد حضرت مفتی صاحبؒ داغِ مفارقت دے گئے اور اب مرحومہ ـــــ خالہ اماں بھی رخصت ہوئیں

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی ایک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

یوں تو مرحومہ گذشتہ اٹھارہ سال سے علیل تھیں تقریباً ۱۲ سال سے قطعی طور پر صاحبِ فراش اور شدید تکلیف میں مبتلا تھیں اُن کی زندگی کا ہر سانس کربناکیوں اور حرماں نصیبیوں کا صبر آزما امتحان اور آزمائش کی شکل اختیار کئے ہوئے تھا خود مرحومہ برسہا برس سے صحت و شفا طاقت و توانائی کے بجائے ایمان پر خاتمہ کی دعا کرنے کی ہر چھوٹے بڑے سے خواہش فرماتی تھیں حالانکہ حضرت مفتی صاحبؒ نے مرحومہ کا ہر ممکن طریقہ پر علاج کرایا دور دور سے ڈاکٹروں کو بلا کر دکھایا اور ان کی رائے سے قیمتی سے قیمتی علاج کرایا۔ مگر اللہ کی مرضی ـــــــــــ ! ۹ اس وقت تو دنیا

ان کی تیمارداری ہماری اور ساری بھاگ دوڑ ایک بے معنی سی بات لگتی ہے۔ حالانکہ خوب معلوم ہے کہ موت کا ذائقہ ہر ایک کو ضرور چکھنا ہے۔ اور یہی حقیقت ہے کہ ع

مشیت میں مجالِ دم زدن توبہ، معاذاللہ ــ

مرحومہ قدیم وضع داریوں، بندگانہ شفقت وعنایت، غربا پروری، اقربا نوازی، ہمدردی وغم گساری اور اس کے ساتھ قربانی و ایثار، عزم و حوصلہ، جذبۂ انسانی، شرافت و پاکبازی و وفا شعاری کی ایسی تصویر اور اعلیٰ اوصاف ستھرا اور پاکیزہ نمونہ تھیں جن سے دنیا خالی ہوتی جارہی ہے وہ قدریں اب یہ بزرگ خواتین اپنے ساتھ لیجا رہی ہیں جو قدیم مشرقی تہذیب کی جان اور قلب و روح کی حیثیت رکھتی ہیں اور جن کے نمونے اب نگاہوں سے اوجھل ہوتے جارہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم ــ ان کی اولاد اور اہلِ خاندان ہی نہیں ــ بلکہ ہر وہ انسان، ان کا غم محسوس کر رہا ہے جسے ان کی ذات سے کچھ نہ کچھ واقفیت تھی ہم تو قدرتی طور پر یہی محسوس کر رہے ہیں کہ ایک ایسی نورانی کڑی ٹوٹ گئی جو ماضی کے نقوش کی قیمتی یادگار تھی وہ شمع بجھ گئی وہ جو گذشتہ ۶۷ سال سے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی گرانقدر علمی، دینی، سماجی اور ملکی و ملی خدمات کی راہوں کو روشن کرتی تھی ایک بزرگ دانشمند خاتون جو خلوص، صداقت، سلیقہ اور ہوشمندی، ہمت و حوصلہ کے ساتھ حضرت مفتی صاحب کو نہ صرف گھر کے اندر کے امور، اولاد کی دیکھ بھال گھر کے تمام نظم و ضبط ہی سنبھالے ہوئے نہیں تھیں بلکہ جب تک ان کی شدید علالت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا حضرت مفتی صاحب کے ادارہ ندوۃ المصنفین کے انتظامی معاملات میں بھی ان کی معاونت کرتی تھیں۔

عرصۂ دراز سے انھوں نے طویل، پریشان کن اور صبر آزما علالت کی کرب ناکیوں کو جس طرح برداشت کیا امراض کی مسلسل یورش، ضعف و نقاہت اور پھر معذوری اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ان کی صاحبزادی (راقم الحروف کی اہلیہ) نے جس طرح اس طویل

[illegible] شب و روز ان کی خدمت و تیمارداری کی [illegible]
شالی خاتون کی بیٹی کا جو مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب
کی فیض یافتہ اور حضرت مفکر ملت جیسے درد مند ملی رہنما کی شریک حیات تھیں۔ اللہ
تعالیٰ ان کی ساری تکلیفوں، ساری اذیتوں اور پریشانیوں کو مرحومہ کے لئے آخرت
کی بہترین نعمتوں کا ذریعہ بنا دے اپنا قرب عطا فرمائے اور ان کی صاحب زادی کی تمام
خدمات قبول فرما کر دین و دنیا میں سکون و راحت اور عافیت و سربلندی کا ذریعہ بنائے
اور اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو نوازے ۔ آمین

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ خالہ اماں مرحومہ جو ہمیشہ سے صوم و صلوٰۃ کی پابند اور
دعاؤں کا خاص اہتمام کرنے والی خاتون تھیں، آخری وقت میں بھی کئی روز سے
اللہ کا ذکر مسلسل کر رہی تھیں، بے ہوشی اور حد سے زیادہ نقاہت و کمزوری کے
باوجود ان کی زبان پر اللہ کا نام آتا رہتا تھا آخری وقت میں راقم الحروف صبح بعد
نماز فجر سے ان کے پاس بیٹھ کر کسی قدر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کر رہا تھا طبیعت
پر رقت کا عالم اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے وہ مقدس و محترم خاتون اب رخصت
ہو رہی تھیں جن کی شفقت و عنایت نے خود اس گنہ گار کو زندگی کے ہر موڑ پر نوازا تھا سہارا
دیا تھا اسی عالم میں دیکھا کہ مرحومہ کو کچھ سکون سا ہونے لگا ہے، زبان کو حرکت ہوئی
جیسے دو بار اللہ۔ اللہ کہہ رہی ہوں چہرہ پر بشاشت ظاہر ہوئی اور پھر خود بخود منھ
بند کر لیا قریب میں کھڑے ہوئے برادر عزیز عبد الرحمٰن کی چیخ نکل گئی ان کی ہمشیرہ
نے ان کو صبر کی تلقین کی اور ان کو سنبھالا ۔

اتنی تکلیفوں، اذیتوں اور کربناکیوں کے طویل سلسلہ کے بعد اس دنیا سے ان کا
رخصت ہونا آخرت میں بلند درجات کی قوی امید دلاتا ہے حضور اقدس ﷺ کے یہ ارشادات
گرامی بھی دل، دماغ اور روح کے لئے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں کہ ——

اللہ تعالیٰ کے یہاں آدمی کے لئے کوئی مقام مخصوص ہوتا ہے جب وہ اُسے اعمال کے ذریعہ حاصل نہیں کر پاتا تو پھر اللہ تعالیٰ اُسے ناگواریوں میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ اُسے اُس مقام تک پہنچا دیتا ہے" (ابو یعلی ابن حبان) اور حضور اقدس محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کہ :-

"بلاؤں کا شکار سب سے زیادہ انبیائے کرام ہوتے ہیں پھر اس کے بعد وہ جو اُن سے زیادہ قریب ہوں ـــــــ" (ترمذی ابن ماجہ)

یہ ارشادات تنگ و تاریک حالات، یاس انگیز اور پریشان کن لمحات میں اُمید اور حوصلہ کی روشنی دکھاتے ہیں کہ اپنے عظیم بزرگوں کی دردناک تکالیف اور ان کی اذیت ناکیاں دونوں جہان کی نعمتیں محسوس ہونے لگتی ہیں ۔

حق تعالیٰ شانہٗ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے اور ہم لوگوں پر اُن کے جو بے شمار احسانات ہیں اُن کا اجرِ عظیم اپنی شانِ عالی کے مطابق عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے ۔

ربِّ کریم ہم پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے ـــــ آمین

قارئینِ کرام اور حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے حلقہ کے تمام حضرات خصوصاً تمام مدارس دینیہ کے ذمہ داروں سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے ایصالِ ثواب کا بطور خاص اہتمام فرمائیں ۔

ماہنامہ برہان کے پرنٹر و پبلشر اور ادارۂ ندوۃ المصنفین کے جنرل منیجر برادر عزیز حمید الرحمٰن ۔ اور ان کی ہمشیرہ جو مرحومہ خالہ اماں صاحبہ اور حضرت مفتی صاحبؒ سے سب سے زیادہ قریب رہے ہیں خاص طور پر بہت ملول اور غمزدہ ہیں۔ حمید میاں پر ادارہ اور گھر کی تمام تر ذمہ داریاں بھی ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ ان دونوں کو بطور خاص اپنے فضل و کرم سے نوازے اور ہر طرح